لسان القرآن (جلد اول)

• مولانا محمد حنیف ندوی

ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور

صفحات ۴۰۰ ۔ قیمت ۵۰ روپے

مولانا محمد حنیف ندوی حلقۂ اہلِ علم کی ممتاز ترین شخصیت اور متعدد علمی اور تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی تازہ تصنیف لسان القرآن ہے۔ یہ قرآن مجید کا ایک ایسا جامع لغت ہے، جس میں تفسیر و توضیح کی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ مولانا نے اس میں قرآن کے الفاظ و معانی اور مطالب کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ حدیث، عربوں کے محاورات اور قدیم و جدید علوم کی روشنی میں وہ تمام اشکالات رفع کیے ہیں جو فلسفہ و سائنس اور تاریخ و عمرانیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلوبِ تحریر ایسا شگفتہ اور سلیس ہے کہ ہر لفظ دل میں اترتا اور ذہن میں پیوست ہوتا جاتا ہے۔ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب قرآن مجید کے علوم و معارف اور اسرار و حکم کا خزینہ ہے۔

لسان القرآن کی ابھی ایک جلد شائع ہوئی ہے جو حروفِ تہجی کی ترتیب سے حرف الف سے شروع ہو کر حرف ج تک پہنچی ہے اور چار سو صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔

قرآنِ مجید مولانا کا پسندیدہ موضوع ہے اور آج سے تقریباً پچاس سال پہلے سراج البیان کے نام سے ان کی تفسیر بھی شائع ہوئی تھی جو اس درجے مشہور و مقبول ہوئی کہ کئی مرتبہ چھپی اور لوگوں نے اس سے بہت استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں مسجد مبارک میں وہ اٹھارہ انیس برس روزانہ مغرب کے بعد درس قرآنِ مجید دیتے رہے۔ اس درس میں ہر حلقۂ فکر اور ہر مسلک کے لوگ نہایت ذوق و شوق سے شامل ہوتے اور انتہائی انہماک و توجہ سے ان کا درس سنتے تھے۔ خطبۂ جمعہ کی تقریروں میں بھی کم و بیش اٹھارہ سال کے عرصے میں شروع سے آخر تک انھوں نے دو مرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔

قرآنِ مجید کے بارے میں انھوں نے ایک کتاب "مطالعۂ قرآن" کے نام سے لکھی جو ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں بہت اہمیت کی حامل ہے اور ہر لحاظ سے لائقِ مطالعہ ہے۔

متقدمین کی تمام تفسیروں پر ان کی گہری نظر ہے اور ہر مفسر کے نقطۂ نگاہ سے وہ پوری طرح باخبر

ہیں۔ وہ قرآن کا درس دیں یا اس کے کسی پہلو پر قلم کو حرکت دیں، سننے اور پڑھنے والے ایک خاص کیفیت میں ڈوب جاتے ہیں۔

قرآن مجید کے حِکَم و معارف بیان کرنے کے لیے عربی زبان پر عبور ضروری ہے اور مولانا اس صفت سے متصف ہیں۔ قرآن کے لیے عربی زبان پر عبور کیوں ضروری ہے، اس کے متعلق وہ مقدمۂ کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

عربی زبان پر عبور کے معنی یہ ہیں کہ اہلِ علم یہ جان سکیں کہ قرآن جس زبان میں نازل ہوا ہے، اس کا مزاج کیا ہے۔ اس کی صرف کیا ہے، اس کی نحو کیا ہے اور وہ احکام، عقاید اور مسائل کو کس نہج سے پیش کرتا ہے۔ اس میں تشبیہ، استعارہ اور کنایہ کہاں کہاں استعمال ہوا ہے۔ یہ واضح رہے کہ جب تک ہم زبان دانی کی اس سطح سے آشنائی پیدا نہیں کرتے جس پر قرآن کریم اپنے مخصوص اسلوب اور پیرایۂ بیان کے لحاظ سے فائز ہے اور اس زبان کے تیور اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے، قرآن حکیم مطالب و دقائق تک ہماری رسائی ممکن نہیں۔ (صفحہ ۲۵)

مقدمۂ کتاب میں جو تینتیس صفحات پر مشتمل ہے، مولانا نے کتاب کی ترتیب کی وضاحت بھی کی ہے۔ لکھتے ہیں:

لسان القرآن کی ترتیب میں ہم نے مآخذ سے اس نہج پر استفادہ کیا ہے کہ اوّلاً زیرِ بحث لفظ کے بارے میں قرآن و سنت کی تصریحات پر نظر ڈالی جائے۔ اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ صحابہ و تابعین سے اس لفظ کی تفسیر و توضیح کے سلسلے میں کیا منقول ہے، اور خدانخواستہ اگر صحابہ و تابعین سے بھی جستجو کے باوجود کوئی واضح اور متعین مفہوم سمجھ میں نہ آئے تو آیت کے سیاق و سباق سے رہنمائی حاصل کی جائے اور اس امر کی چھان بین کر لی جائے کہ یہ لفظ قرآنِ حکیم میں کہاں کہاں اور کن معانی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مزید برآں ہم نے زیرِ غور تشریح کے ضمن میں مستند تفاسیر، کتبِ احادیث اور امہات لغت سے بھی خاصی مدد لی ہے، جن میں تاج العروس، لسان العرب، مقائیس اللغۃ، اساس البلاغۃ اور مفردات امام راغب سرِفہرست ہیں۔ کتب لغت و ادب سے استفادے کا طریق ہم نے یہ اختیار کیا ہے کہ پہلے ہر لفظ کے مادہ کا ذکر کیا جائے، پھر اس کے مشتقات اور طرقِ استعمالات یا محاورات بیان کیے جائیں اور اس کے بعد متعین اور راجح معنی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ (صفحہ ۳۰، ۳۱)

ان میں قرآن فہمی کا ذوق کیوں کر پیدا ہوا اور قلب و ذہن اس طرف کس طرح منتقل ہوئے اور اس باب میں کن کن حضرات سے متاثر ہوئے، اس کے بارے میں خود انہی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

ناشکری ہوگی، اس مرحلے پر اگر ہم اپنی ان محسن شخصیتوں اور کتابوں کا ذکر نہ کریں، جن کی وجہ سے قلب و ذہن

یں قرآن کے بارے میں جو پیدا ہوئی اور ان داعیوں کی پرورش ہوئی جو آگے چل کر ہمارے ذوق و فہم کے پاسبان اور نگہبان ثابت ہوئے۔ اس سلسلے میں پہلے معلم و مربی حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی کا نام نامی اس لائق ہے کہ ہم بکمال افتخار ان کی عظمتِ علمی کا اعتراف کریں۔ ان کی توجہاتِ خاص کا فیض تھا کہ ہمارے دل میں پہلے پہل قرآن سے محبت و شغف اور اس کے فہم و ادراک کی کرنیں پھوٹیں۔ ان کرنوں کو جن حضرات کی علمی مساعی نے فانوس مشعل کی صورت میں ڈھالا، وہ ہیں علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حمیدالدین الفراہی اور پروفیسر عبدالواحد کان پوری۔ (صفحہ ۳۲)

جو کتابیں اکثر مولانا کے زیرِ مطالعہ رہیں اور جن سے قرآن کی تفسیر و تشریح کے نئے نئے دریچے وا ہوئے، ان کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے تاہم خصوصیت سے حافظ ابن کثیر دمشقی کی تفسیر القرآن، علامہ رازی کی تفسیر کبیر، زمخشری کی کشاف اور امام راغب کی مفردات قابلِ ذکر ہیں، ان کتابوں نے ان کے تفسیری ذہن کی تشکیل و تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا ـــــ ابن کثیر کے مطالعہ سے صحابہ و تابعین کے ذوقِ تعبیر کا اندازہ ہوا، رازی سے دورِ گزشتہ کے فکری، کلامی اور فقہی مباحث کا پتا چلا، کشاف اور مفردات سے قرآن کے خوارقِ ادبی کا سراغ ملا، اور بہ حیثیتِ مجموعی ان سب شخصیتوں اور کتابوں سے استفادے کی بدولت مولانا کے ذوقِ تفسیری کا وہ ہیولیٰ تیار ہوا، جس نے ان کے اسلوبِ فہم کی پرورش کی ـــــ

علاوہ ازیں مولانا فرماتے ہیں: "صوفیائے کرام، اہل اللہ اور ائمۂ اہلِ بیت نے کہیں کہیں تفسیر و تعبیر کے جو جام و سبو چھلکائے ہیں، ان کو بھی ہم نے چکھا اور برتا ہے۔"

"تینتیس صفحات کے مقدمے کے بعد کتاب کا آغاز "اب" سے ہوا ہے اور یہ جلد جو پہلی جلد ہے، ج ی د (جید) پر ختم ہوئی ہے۔ اس میں متعدد علمی مباحث بیان ہوئے ہیں، جن میں چند یہ ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام ـ لفظ "ابق" میں حضرت یونس کا بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچنا ـــ اج ج میں یاجوج ماجوج ـــ اج ل میں اجل ـــ اخ ر میں یوم آخرت ـــ حضرت ادریس ـ حضرت آدم ـ ارم ـ آزر ـ حضرت اسحاق ـــ اف ل میں آفتاب، چاند یا ستاروں کا غروب یا غائب ہونا ـــ ام ر میں اولی الامر ـــ انجیل ـ ایوب ـ بابل ـ برزخ ـ سورہ روم کے الفاظ فی بضع سنین ـــ ب ط ن میں ھو الاول والآخر والظاہر والباطن ـــ ب ع ض میں لفظ بعوضۃ جس کے معنی مچھر کے ہیں ـــ ب غ ت میں بغتۃ ـــ ب ل س کے ضمن میں لفظِ

ابلیس یعنی تصور شیطان ـــ بنی اسرائیل ـــ ب ہ ل میں لفظِ مباہلہ ـــ ب ی ن کے سلسلے میں تبیان پر گفتگو کرتے ہوئے نبوت پر تجلی اور عمدہ بحث ـــ قوم تبع ـــ توبہ پر پُرمغز بحث ـــ تورات ـــ ث ب ر میں لفظ یثرب جسے مدینہ منورہ کہا جاتا ہے ـــ قوم ثمود ـــ جبریل ـــ ج ج م میں سزا و جزا کا تصور ـــ ج س م میں شموئیل نبی کا واقعہ جنھوں نے طالوت کو امیرِ عسکر مقرر کیا ـــ ج ن ن میں جنات کی بحث ـــ جہنم اور جنت کی بحث ـ

یہ لسان القرآن کے چند مقامات و مباحث ہیں، ورنہ پوری کتاب جو چار سو صفحات میں پھیلی ہوئی ہے، بہت سے علمی جواہر پاروں سے بھری ہوئی ہے، اپنی نوعیت کی اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے اور اس کا ہر مقام اور ہر بحث لائقِ مطالعہ ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ قرآن اور اس کے علوم و معارف پر مولانا کی نظر کتنی گہری اور عمیق ہے۔ بلاشبہ فہم قرآن میں وہ اس ملک کی منفرد و ممتاز شخصیت ہیں۔ (م ۔ ا ۔ ب)

Dr. Zakir Hussain Library • Jamia Nagar • J. M. I. New Delhi

Accession Number. 84681

Date 26.6.86